

Received: 30<sup>th</sup> September, 2025 | Accepted: 12<sup>th</sup> December, 2025 | Available Online: 31<sup>st</sup> December, 2025  
Digital Object Identifier: 10.52015/daryaft.v17i02.432

## "قواعدِ کھوار" اردو زبان میں: ایک تنقیدی جائزہ "Qawaid-e-Khowar" in Urdu Language: A Critical Study

MUNIBA HABIB<sup>1</sup> AND DR. JABIR HUSSAIN<sup>2</sup>

<sup>1</sup> Lecturer, Department of Urdu, University of Chitral, Pakistan

<sup>2</sup> Assistant Professor, Department of Urdu, Islamabad Model College for Boys, Islamabad, Pakistan  
Corresponding author: Mrs. Muniba Habib (munibahabib123@gmail.com)

**CONFLICT OF INTEREST:** The authors declare that there are no conflicts of interest related to the research, authorship, and/or publication of this article, and that the data presented have not been fabricated or falsified.

**FUNDING:** This research did not receive any specific grant or financial support from public, commercial, or not-for profit funding agencies.

**PARTICIPANT CONSENT:** The authors confirm that Informed consent was obtained from all participants, and confidentiality was duly maintained.

**KEYWORDS:** Khowar, language, Grammar, Khowar text with Urdu translations, Qawaid-e-Khowar, Descriptive grammar, Chitral, Regional

**ABSTRACT:** This article presents a critical study of 'Qawaid-e-Khowar', the pioneering grammatical work of Maulana Naqibullah Razi on the Khowar language spoken in the remote district of Chitral, Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan. Historically, Khowar has remained underrepresented in linguistic scholarship. The study situates 'Qawaid-e-Khowar' within the tradition of Khowar grammar writing and offers a comparative analysis with the earlier work of Prince Samsam-ul-Mulk. It examines the book's organizational structure, including its treatment of the Khowar alphabet, morphology, word classification, parts of speech, and irregular verb forms. Razi's use of clear and accessible Urdu, supported by translated Khowar examples, makes the work valuable for both native speakers and non-local learners. Despite earlier Orientalist contributions, a comprehensive grammatical framework for Khowar was lacking. The article concludes that 'Qawaid-e-Khowar' fills this significant gap by providing a systematic, pedagogically effective, and foundational model for the study and preservation of Khowar grammar. Overall, 'Qawaid-e-Khowar' stands as an influential contribution that establishes a solid foundation for future linguistic research and the preservation of the Khowar language.

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution-Non Commercial 4.0 International License \(CC BY-NC 4.0\)](https://creativecommons.org/licenses/by-nc/4.0/)

"قواعدِ کھوار" کھوار قواعد کی پہلی اور باقاعدہ کتاب ہے۔ کھوار ضلع چترال اور گلگت کے علاقوں میں بولی جانے والی زبان ہے۔ کھوار دو الفاظ کا مرکب ہے۔ کھو + وار۔ "کھو" قوم کا نام ہے اور "وار" کے معنی زبان یعنی کھو قوم کی زبان۔ اس زبان کو کھوار کے علاوہ "قشغاری وار" اور "چترالی" بھی کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر لائسنز نے اس کو "آر نیہ" (Amiya) کا نام دیا ہے۔<sup>(1)</sup> گریسن کے مطابق یہ آریائی زبانوں کی دردک شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔<sup>(2)</sup> کتاب کے مؤلف محمد نقیب اللہ رازی چترال سے تعلق رکھنے والے شاعر اور ادیب

ہیں۔ ان کا اردو شعری مجموعہ "بہار زندگی" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ کھوار میں دو نعتیہ مجموعے شائع ہو کر منظر عام پر آگئے ہیں۔ کھوار زبان پر ان کی مختصر کتاب "مختصر تاریخ زبان و ادب: کھوار" ادارہ فروغ قومی زبان اسلام آباد سے شائع ہوئی ہے۔

"قواعد کھوار" کھوار قواعد پر لکھی گئی ان کی اہم تالیف ہے جو اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کو لوک ورثہ اسلام آباد کے قومی ادارے نے نارویجن ڈائریکٹریٹ برائے ثقافتی ورثہ (NDCH) کے تعاون سے شائع کیا ہے۔ کتاب کے بیرونی سرورق (فرنٹ ٹائٹل) پر قواعد کھوار کے بجائے "کھوار قاعدہ" لکھا گیا ہے۔ جبکہ اندرونی سرورق پر "قواعد کھوار" لکھا گیا ہے۔ کتاب کا اصل نام "قواعد کھوار" ہی ہے لیکن سرورق پر "کھوار قاعدہ" لکھا گیا ہے جو طباعت کی ایک بڑی غلطی ہے۔

فرنٹ ٹائٹل پر شاہی مسجد چترال کے میناروں اور گنبدوں کی تصویر کے ساتھ ہی کھوار کے اضافی حروف بھی درج ہیں۔ بیک ٹائٹل پر تریچ میر کی چوٹی، شاہی مسجد کے گنبد اور چترالی لباس میں ناچ کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ ان سب کا تعلق چترال کے جغرافیے، تاریخ اور ثقافت سے ہے۔ شاہی مسجد چترال کی تاریخی مسجد ہے۔ اس طرح تریچ میر بھی چترال کی ایک بلند چوٹی ہے۔ کھوار قواعد کی کتاب کے سرورق پر ان کی تصویریں لگانا مستحسن ہے۔ لیکن بیک ٹائٹل میں موجود ناچ کی تصویر کا قواعد سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی جگہ کوئی اور تصویر لگائی جاتی یا اس جگہ کو سادہ ہی رکھا جاتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔

اندرونی سرورق اس طرح بنایا گیا ہے:

۱۔ موٹے حروف میں کتاب کا نام "قواعد کھوار" لکھا گیا ہے۔

۲۔ مصنف: مولانا محمد نقیب اللہ رازی

۳۔ نظر ثانی: ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی

۴۔ علمی و تحقیقی تعاون: انجمن ترقی کھوار، چترال

۵۔ کتاب کی اشاعت کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب لوک ورثہ وزارت ثقافت اسلام آباد اور نارویجن

ڈائریکٹریٹ برائے ثقافتی ورثہ (NDCH) کے مشترکہ تعاون کے تحت شائع کی گئی۔

کتاب کے جملہ حقوق لوک ورثہ اسلام آباد کے حق میں محفوظ ہیں۔ سن اشاعت دسمبر ۲۰۱۰ء درج ہے۔ کتاب پر ایگزیکٹو ڈائریکٹر خالد جاوید، ڈپٹی ڈائریکٹر اطہر رسول اور ایڈیٹر سید محمد علی کے نام درج ہیں۔ مصنف نے کتاب کا مسودہ لکھ کر انجمن ترقی کھوار چترال کے حوالے کیا ہے اور اس سے آگے کے سارے رابطے انجمن ترقی کھوار چترال اور لوک ورثہ کے مابین ہوئی ہے۔ اس لیے بعض چیزیں کتاب میں ایسی شامل ہوئی ہیں جو مصنف کے علم میں شاید قواعد کھوار کی اشاعت سے پہلے نہ ہوں۔ کتاب کے بیرونی ٹائٹل پر کتاب کا نام "کھوار قاعدہ" درج ہونے کی غالباً یہی وجہ ہے۔ اس کے بعد "سند برائے صحت قاعدہ" کے عنوان سے ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی کی قواعد کھوار کے بارے میں سند درج ہے۔ انھوں نے لکھا ہے:

"میں نے مولانا نقیب اللہ رازی صاحب کا لکھا ہوا کھوار قاعدہ شروع سے آخر تک پڑھا۔ قاعدہ

کھوار زبان کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں عربی اور اردو قواعدوں کے نقش پر مرتب کیا گیا

ہے۔ اس میں کھوار کے زائد حروف، مذکر، مؤنث، جمع واحد، صرف و نحو اور دیگر امور کے لحاظ سے کھوار کے مروجہ اور مسلمہ اصولوں کی پیروی کی گئی ہے۔ میں اس قاعدے کو کھوار زبان کی بنیادی کتاب کے طور پر مستند مانتا ہوں اور اس کی اشاعت کے لئے پر زور سفارش کرتا ہوں۔<sup>۱۱</sup> (۳)

پتہ نہیں کیوں ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی نے کتاب کا صحیح نام لکھنے کے بجائے "کھوار قاعدہ" لکھا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کتاب کے سرورق پر بھی "قواعد کھوار" لکھنے کے بجائے "کھوار قاعدہ" لکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی چترال کے ایک بڑے ادیب اور اسکالر اپنی جگہ، لیکن فاضل مصنف کی کاوش پر ان سے سند لینا خواہ مخواہ مصنف کی محنت اور کام کی اہمیت کو کم کرنے کے مترادف ہے۔ نقیب اللہ رازی خود بھی ایک بڑے ادیب، مصنف، دانشور اور شاعر ہیں۔ اس کے کام کی دوسری ادبی شخصیت سے سند لینا اور کتاب کا حصہ بنانا لسانی و ادبی اخلاقیات کے منافی عمل ہے۔ اس کی جگہ اگر ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی سے اس کتاب کا دیباچہ لکھوایا جاتا تو وہ زیادہ مناسب بھی ہوتا اور مؤثر بھی۔

"قواعد کھوار" کی فہرست بڑی وضاحت سے تیار کی گئی ہے تاہم کتاب کی ابواب بندی نہیں کی گئی ہے۔

## قواعد کھوار اور کھوار حروفِ تہجی کے مباحث

کھوار حروفِ تہجی کے حوالے سے لکھتے ہوئے نقیب اللہ رازی نے لکھا ہے کہ کھوار کے مفرد حروفِ تہجی کی تعداد تینتالیس (۳۳) ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

"آ، ا، ب، پ، ت، ث، ش، ج، چ، ح، خ، ض، ڄ، څ، ځ، ڊ، ڌ، ڙ، ڻ، س، ش، پ، ص، ض، ط، ڙ، ع، ڄ، ف، ق،

ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی، ے"

حروفِ تہجی کی اس ترتیب میں کھوار کے اضافی حروف درج کرتے ہوئے ان کے مخارج کا خیال نہیں رکھا گیا ہے جبکہ فارسی اور اردو حروفِ تہجی کی ترتیب میں حروف کے مخارج کا خیال رکھا گیا ہے۔ دونوں زبانوں کا رسم الخط عربی سے ماخوذ ہے۔ فارسی اور اردو کے معاملے میں پہلے عربی زبان کے حروف لیے گئے اور اس کے بعد اپنی زبان کے حروف شامل کرتے ہوئے ان کے مخارج کو دیکھ کر عربی زبان کے ہم مخرج حروف کے ساتھ لکھا گیا۔ مثلاً: عربی زبان کا حرف "ب" ہے جو فارسی اور اردو میں بھی شامل ہے۔ اب پ کا حرف فارسی اور اردو میں ہونے کی وجہ سے اس کو فارسی اور اردو حروفِ تہجی کا حصہ بنانا پڑا۔ اور اس کو "ب" کے بعد شامل کیا گیا۔ اس لیے کہ "ب" اور "پ" ہم مخرج حروف ہیں۔ اس طرح "ج" کے بعد "چ" کو اس لیے شامل کیا گیا کہ "ج" اور "چ" ہم مخرج حروف ہیں۔

کھوار میں سات اضافی حروف شامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

ض ڄ څ ځ ڊ ڌ ڙ ڻ

ان حروف میں "ڑ" کی جگہ وہی ہے جو اردو حروف تہجی میں ہے۔ اس طرح "ئی" اور "پ" کو بھی بالترتیب ان کے ہم مخرج حروف "ٹ" اور "ش" کے بعد شامل کیا گیا ہے۔ لیکن جن، ڄ، ڳ، ڦ، ڱ کو شامل کرتے ہوئے ان کے مخارج کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ کھوار حرف "غ" اور "ج" ہم مخرج حروف ہیں۔ اس طرح "جن" اور "ج" ہم مخرج حروف ہیں۔ اس طرح "و" اور "و" ان تمام حروف کے قریب الخرج حروف ہیں۔ "قواعد کھوار" میں کھوار کے ان اضافی حروف کو ج، ح، خ کے بعد شامل کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھوار حروف کی اس ترتیب میں حروف کے مخارج کا خیال نہیں رکھا گیا۔

کھوار میں دو چشمی (ھ) سے بننے والی ہکار آوازوں کی علامت کا بھی ذکر کیا ہے۔ رآزی کے مطابق کھوار میں مرکب حروف سے بننے والی آوازیں سات ہیں: پھ، تھ، ٹھ، چھ، جھ، ھ، ھ، کھ

اردو زبان کی طرح کھوار زبان میں بھی مرکب آوازیں الگ حروف شمار ہوتے ہیں۔ "قواعد کھوار" کے آغاز میں "کھوار حروف تہجی با تصویر" کے تحت کھوار حروف تہجی سے بننے والے اسما تصاویر کے ساتھ درج ہیں۔ اس میں بعض حروف کے تحت ان ہکار آوازوں سے بننے والے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

"ٹ" سے لفظ بناتے ہوئے "ٹھوگی" اور "ٹونگ" کے اسما لکھے گئے ہیں۔ اب "ٹ" الگ حرف ہے اور "ٹھ" الگ حرف۔ "ٹھ" سے بننے والا لفظ "ٹھوگی" حرف "ٹ" کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ "ٹھ" کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس طرح "جن" کے تحت "جنھان" اور "جنھیر" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ جو "جن" کے نہیں بلکہ "جنھ" کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس طرح "کھونگور" کے لفظ میں "ک" کی نہیں بلکہ "کھ" کی آواز ہے۔

### "قواعد کھوار" کے صرئی مباحث کی بنیاد:

صرف بامعنی الفاظ یا صوتی اکائیوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ اردو قواعد کی کتابوں میں یہ مطالعہ دو بنیادوں پر ہوا ہے۔ پہلی بنیاد بامعنی لفظ یا کلمہ کی روایتی طور پر تین درجاتی تقسیم ہے۔ اس کی بنیاد پر کلمے کو تین قسموں: اسم، فعل اور حرف میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دوسری بنیاد بامعنی اکائیوں کے کسی جملے اندر بطور جزو جملہ کار کردگی پر ہے۔ صرئی سطح پر اسے بھی اقسام کلمہ ہی کہتے ہیں لیکن اصولی شناخت کے لیے ان کو اجزائے کلام سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ تعداد مختلف قواعد نویسوں کے ہاں مختلف ہے۔ معروف اجزائے کلام میں اسم، صفت، ضمیر، فعل، تیز فعل اور حرف شامل ہیں۔

نقیب اللہ رآزی کی کتاب "قواعد کھوار" میں صرئی مباحث کا مطالعہ کلمے کی تین درجاتی تقسیم کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا آغاز "کلمہ اور اس کی اقسام" کے عنوان سے ہوتا ہے جس کے تحت پہلے کلمہ اور مہمل کی تعریف کے بعد کلمے کی تین اقسام اسم، فعل اور حرف کے بارے میں لکھا گیا ہے:

"کلمہ کسی کا نام ہوگا، تو وہ اسم کہلائے گا، اگر وہ کسی کام کا معنی دے گا، تو وہ فعل کہلائے گا اور یا وہ ان دونوں کے علاوہ ہوگا، مگر کسی خاص تعلق کو ظاہر کرے گا، جس سے کئی کلمے بامعنی بنیں

گے۔ اس جوڑنے والے کو حرف کہتے ہیں اور باہمی تعلق پیدا کئے ہوئے کلموں کو جملہ کہا جاتا ہے۔<sup>(۴)</sup>

"قواعد کھوار" میں اسم کے مباحث کا آغاز اسم کی تعریف سے ہوتا ہے۔ اسم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا گیا ہے:

"کسی چیز، شخص یا جگہ کے نام کو اسم کہا جاتا ہے۔ مثلاً: قلم (قلم) کو تیر (چھری) دار (لکڑی) خالد، امجد، خاک، کیرٹی (بھیڑ) استور (گھوڑا) چھترار (چترال) کوشٹ (کوشٹ کا علاقہ)، کوئید۔"<sup>(۵)</sup>

اردو قواعد کی کتابوں میں اسم کی متعدد تعریفیں کی گئی ہیں جن میں ایک تعریف یہ بھی ہے جو نقیب اللہ رازی نے اسم کی ذیل میں درج کیا ہے۔ ڈاکٹر ابو الیث صدیقی کے مطابق یہ تعریف جامع نہیں، وہ لکھتے ہیں کہ "بہت سے کلمات ایسے ہیں جو نہ کسی شخص خاص کا نام ہیں، نہ کسی عام چیز کا نام بلکہ ان سے بعض کیفیات، حالتیں، صفات، اعداد وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔"

اردو کے بعض قواعد نویس اسم کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ اسم وہ کلمہ ہے جو ایسا معنی دیتا ہے اور اس میں زمانہ نہیں ہوتا۔ انشا اللہ خان انشانے بھی اسم کی تعریف اس طرح کی ہے:

"پس بول تین زمانوں یعنی ماضی، حال یا استقبال میں سے کسی ایک زمانے میں شامل ہوگا اور اس کو فعل کہیں گے، جیسے: آیا ہے، آتا ہے، آوے گا یا ایسا نہیں ہوگا (کسی زمانے پر مشتمل نہیں ہوگا) تو اسے اسم کہیں گے: جیسے سورج، چاند۔ یہ دونوں معنی اپنی ذات پر دلالت کرتے ہیں اور مستقل ہیں"<sup>(۶)</sup>

فتح محمد خان جالندھری لکھتے ہیں:

"کلمہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو ایسا اپنے معنی دیتا ہے مگر اس میں وقت کا شمول نہیں ہوتا۔ آدمیوں اور چیزوں کے ناموں مثلاً: حامد، محمود، ہاتھی، زمین، آسمان وغیرہ کو دیکھو کہ ان کے معنوں میں وقت مطلق نہیں پایا جاتا لیکن یہ الفاظ اپنے معنوں کو بخوبی ظاہر کر رہے ہیں۔"<sup>(۷)</sup>

ڈاکٹر ابو الیث صدیقی بھی "جامع القواعد" میں اس طرح کی تعریف درج کرتے ہیں:

"اسم وہ کلمہ ہے جو ایسا اپنے معنی دے اور اس میں کوئی زمانہ (حال، ماضی، مستقبل) نہ پایا جائے۔"<sup>(۸)</sup>

نقیب اللہ رازی کی کتاب "قواعد کھوار" دراصل کھوار زبان کے گرامر کو غیر اہل زبان کے لیے عام فہم بنا کر پیش کرتا ہے۔ اس لیے رازی صاحب تعریفات کے گورکھ دھندوں میں الجھنے سے زیادہ قواعد کو عام فہم انداز میں پیش کرنے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ پوری کتاب میں مثالوں اور ان کو اردو میں ترجمہ کر کے قاری کے لیے قابل فہم بنانے پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے۔ اگر رازی قواعدی اصطلاحات کی تعریفات کی تحقیق میں الجھنے تو شاید جس مقصد کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے، وہ مقصد پورا نہیں ہوتا یا پھر کتاب کی ضخامت خواہ مخواہ بڑھ جاتی۔ انھوں نے کتاب کے اوّل سے آخر تک اصطلاحات کی وہی تعریفات درج کی ہے، جو عام گرامر کی کتابوں میں درج

ہیں۔ وہ اپنے قاری کی توجہ کھوار زبان کے قواعدی اصولوں پر ہی مرکوز کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے اسلوب بھی سادہ اور عام فہم رکھا گیا ہے۔ تاکہ قاری کو بنیادی باتیں سمجھنے میں آسانی ہو۔

## "قواعد کھوار" اور افعال کی گردان:

"قواعد کھوار" میں افعال کی گردان درج کرتے ہوئے نہایت مہارت اور چابکدستی سے کام لیا گیا ہے۔ جس طرح اردو میں گیا، گیا تھا، گیا ہے وغیرہ اپنے مصدر "جانا" سے نہیں بنتے؛ اس طرح کھوار میں بعض افعال اپنے مصدر سے نہیں بنتے۔ نقیب اللہ آرازی نے ان تمام مصادر کی نشاندہی کی ہے اور ان سے بننے والے افعال کی الگ الگ گردان بنا کر درج کیا ہے۔ فعل ماضی مطلق معروف کے تحت ایسے آٹھ مصادر کی گردان درج کیے گئے ہیں جن کے افعال استثنائی قواعدوں سے بنتے ہیں۔ ہم نقیب اللہ آرازی کے درج کردہ یہ ساری گردان یہاں درج کرتے ہیں:

مصدر "ثیبیک" سے:

| جمع غائب | واحد غائب   | جمع حاضر       | واحد حاضر   | جمع غائب       | واحد غائب    |
|----------|-------------|----------------|-------------|----------------|--------------|
| ثیبیک    | اویوئے      | اویوتامی       | اویوؤ       | اویوتام (اسپہ) | اویوتام      |
| کھانا    | اس نے کھایا | تم سب نے کھایا | تم نے کھایا | ہم نے کھایا    | میں نے کھایا |

مصدر "بیک" سے:

| جمع غائب | واحد غائب | جمع حاضر  | واحد حاضر | جمع غائب  | واحد غائب  |
|----------|-----------|-----------|-----------|-----------|------------|
| بیک      | ہوئے      | ہوتامی    | ہوؤ       | ہوتام     | ہوتام      |
| ہونا     | وہ ہو گیا | تم ہو گئے | تو ہو گیا | ہم ہو گئے | میں ہو گیا |

مصدر "دیک" سے:

| جمع غائب | واحد غائب | جمع حاضر  | واحد حاضر | جمع غائب  | واحد غائب  |
|----------|-----------|-----------|-----------|-----------|------------|
| دیک      | پرئے      | پھرتامی   | پراؤ      | پھرتام    | پھرتام     |
| دینا     | اس نے دیا | تم نے دیا | تو نے دیا | ہم نے دیا | میں نے دیا |

اس طرح مصدر بیک (جانا)، بیک (آنا)، بیک (مرنا)، ثیبیک (کھانا)، انگیک (لے آنا) اور ایک (لے جانا) سے ان کے افعال کی گردانیں درج کی گئی ہیں جو خلاف قاعدہ بنتی ہیں۔ ایسے تمام مصادر کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان کی گردان درج کرنے سے قاری کے لیے آسانی ہوگئی ہے اور وہ سمجھ سکتا ہے کہ ان مصادر کے افعال اس طرح نہیں بنیں گے جس طرح دوسرے مصادر سے افعال بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ آرازی نے معروف اور مجہول دونوں کے لیے الگ الگ گردانیں درج کر کے ہر فعل کی دونوں صورتوں کو واضح کیا ہے۔ ہر فعل کی گردان الگ الگ مصادر سے بنائی گئی ہیں۔ صرف ماضی قریب اور ماضی بعید کی گردانیں ایک ساتھ

مصدر "نیشیک" سے بنائی گئی ہیں۔ اس طرح اگر دوسرے افعال کی گردانیں بھی اسی ایک مصدر سے بنائی جاتیں تو قاری کو سمجھنے میں مزید آسانی ہوتی۔ فعل ناقص سے جو فعل بنتا ہے، ان میں پہلے فعل ناقص کی گردان بنائی گئی ہے۔ اس کے بعد مصدر کے ساتھ فعل ناقص کیسے آتا ہے، اس کی گردان بنائی گئی ہے، ملاحظہ ہو:

ماضی قریب کے معاون افعال کی گردان:

ماضی قریب کے ساتھ علامتی طور پر "اسیک" (موجود ہونا) مصدر سے بننے والے افعال ناقص کے صیغے لگتے ہیں۔

| کھوار | واحد غائب | جمع غائب | واحد حاضر | جمع حاضر | واحد متکلم | جمع متکلم |
|-------|-----------|----------|-----------|----------|------------|-----------|
| کھوار | اسور      | اسونی    | اسوس      | اسومی    | اسوم       | اسوسی     |
| اردو  | وہ ہے     | وہ ہیں   | تو ہے     | تم ہو    | میں ہوں    | ہم ہیں    |

نیشیک (بیٹھنا) مصدر سے ماضی قریب کی مکمل گردان:

| کھوار | واحد غائب   | جمع غائب     | واحد حاضر   | جمع حاضر    | واحد متکلم    | جمع متکلم    |
|-------|-------------|--------------|-------------|-------------|---------------|--------------|
| کھوار | نیشی اسور   | نیشی اسونی   | نیشی اسوس   | نیشی اسومی  | نیشی اسوم     | نیشی اسوسی   |
| اردو  | وہ بیٹھا ہے | وہ بیٹھے ہیں | تو بیٹھا ہے | تم بیٹھے ہو | میں بیٹھا ہوں | ہم بیٹھے ہیں |

اب ان دونوں گردانوں کو سامنے رکھ کر پڑھنے سے فعل ماضی قریب کی مکمل سمجھ آ جاتی ہے۔ دوسرے گردانوں کو بھی اسی

طرح واضح کیا گیا ہے۔

ترجمے کا حسن:

"قواعد کھوار" کھوار زبان کی گرامر ہے جو اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ کھوار زبان کی گرامر ہونے کی وجہ سے ساری مثالیں کھوار میں دی گئی ہیں اور ان کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ صرف کے مباحث میں اکثر مثالیں الفاظ کی صورت میں ہی ہیں اس لیے اس حصے میں کھوار لفظ کے سامنے اردو لفظ درج کیا گیا ہے جس کی ترجمے میں اتنی اہمیت نہیں ہو سکتی۔

کتاب کا وہ حصہ جو افعال، حروف، نحو اور دیگر مباحث پر مشتمل ہے۔ اس میں اکثر مثالیں جملوں کی صورت میں آگئی ہیں اور ان کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہاں آکر ترجمہ مصنف سے فن کا تقاضا کرتا ہے۔ اور مصنف اس فن کو برتنے میں نہایت کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ چند ترجمے ملاحظہ ہوں:

"دکاندار سوم پیسہ شینی (دکاندار کے پاس پیسے ہیں)

تہ سوم پیسہ شیک نوشیک برابر (تیرے پاس پیسے ہونا نہ ہونا برابر ہے)

تہ سوم کیانغ شیک مشکا کو نو مید مو کو (تیرے پاس کچھ ہو تو سائل کو محروم نہ کر) (۹)

حروف کے مباحث میں بھی حروف جملوں میں استعمال کر کے مثالیں دی گئی ہیں۔ اور ان کا اردو ترجمہ بڑی خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے:

ہنی شیرین گویا کہ چھی (ایسا بیٹھا ہے جیسا شہد)

ہنی لوٹ ٹوڑی کہ فقط گر گڑوغ (اتنی بڑی خوبانی ہے جیسے آڑو)

کھاڑ برار گینی صورتہ ای (دونوں بھائی ہم شکل ہیں) (۱۰)

کتاب کے آخر میں تین مکالمے درج ہیں۔ صفحے کو دو کالموں میں تقسیم کر کے ایک طرف کھوار جملے درج کئے گئے ہیں جب کہ دوسری طرف ان کا اردو ترجمہ درج ہے۔ پہلا مکالمہ ایک پردیسی اور چترالی کے درمیان ہے، دوسرا مکالمہ دو طالب علموں کے درمیان اور تیسرا دو دوستوں کے درمیان ہے۔ ان مکالموں کے ترجموں کی خوبی یہ ہے کہ اردو ترجمہ کرتے وقت اردو روزمرہ کا خیال رکھا گیا ہے۔ بعض قدرے طویل جملوں کو بھی ترجمہ کرتے ہوئے مہارت اور چابکدستی سے کام لیا گیا ہے۔ پہلے مکالمے سے ایک مثال ملاحظہ ہو:

| کھوار    |   | اردو    |   |
|----------|---|---------|---|
| چھتراری: | خائے تھے تو پروشٹی کیہ وت چھتراروتے نو گیتی استاوا؟ | چترالی: | اچھا! تو آپ اس سے پہلے کبھی چترال نہیں آئے ہیں؟ |
| مسافر:   | نو! ہیہ اویلو مکالہ گومان۔                          | مسافر:  | بس پہلی بار آ رہا ہوں                           |
| چھتراری: | تھے کہ میرائے اواتے متخوشان گیور ریمان              | چترالی: | تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (۱۱)            |

#### سادہ اور مختصر جملے:

سادہ اور مختصر جملے نہ صرف یہ کہ کلام کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ کامل اظہار یا ابلاغ میں بھی معاون ہوتے ہیں۔

نقیب اللہ رازی نے قواعد کھوار کو سادہ اور مختصر جملوں سے مزین کیا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

اسم کی حالتیں مختلف ہیں۔ خاص کر اردو میں دیگر زبانوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہیں۔ یہ حالتیں اگرچہ دیگر زبانوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اردو میں ہر حالت دوسری حالت سے جدا ہے۔ کھوار میں یہ تمام حالتیں واحد اور جمع کی صورت میں تین مواقع میں باہم زیادہ اختلاف رکھتی ہیں۔ باقی حالتیں یکساں رہتی ہیں۔ (۱۲)

اس طرح فعل کی حالتیں بیان کرتے ہوئے بھی بات کو مختصر اور سادہ جملوں میں کس خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"ہر فعل کی مختلف صورتیں ہوا کرتی ہیں جو غائب، حاضر اور متکلم میں منقسم ہو کر واحد اور جمع کی صورتوں میں بدلتی رہتی ہیں۔ ان کو صیغہ کہا جاتا ہے۔ اور ہر فعل کئی صیغوں پر مشتمل ہوا کرتا ہے۔ ایک نوعیت کے تمام صیغوں کے مجموعے کو گردان کہتے ہیں۔ یعنی لفظ کا ماخذ مصدر ہے۔ جو کلمہ اصل حروف سے ظاہر ہوتا ہے، "صیغہ" ہے، اور صیغوں کی حالتوں کا مجموعہ گردان ہے۔" (۱۳)

"قواعد کھوار" اوّل تا آخر اس طرح کے جملوں کی مثالوں سے بھرا ہے۔ ان سادہ اور مختصر جملوں نے قاری کے لیے کتاب کو

عام فہم بنا دیا ہے۔ "قواعد کھوار" میں قواعدی اصطلاحات کی تعریفات کے بعد عام فہم مثالیں درج کی گئی ہیں۔ جن سے قاری کو اصطلاحات کے مکمل مفہوم سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ افعال کے مباحث میں جملوں کی مثالوں سے افعال کو واضح کیا گیا ہے۔ حروف کے مباحث کے تحت نہ صرف یہ کہ حروف کی مثالیں درج کی گئی ہیں بلکہ جملے بھی درج کر کے ان کے استعمال کو بھی واضح

کیا گیا ہے۔ اسم ضمیر کی مثال ملاحظہ ہو: محمد شکور غریب چھترار و بولوٹ شاعر اوشوئے۔ ہسے کھوار اوچے فارسیہ شاعری کوری اسور، ہتو غو نیویشیر و کھوار ہنون دی موجود شینی۔

اوپر کی مثالوں میں ہسے اور ہتو غو محمد شکور غریب کے نام کے بجائے آئے ہیں اور اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔<sup>(۱۴)</sup>  
فعل معروف کی تعریف، مثال اور وضاحت ملاحظہ ہو:

فعل معروف وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہو، مثلاً: ناصر نویشیتائے (ناصر نے لکھا) یہاں ناصر کا نام لیے بغیر نویشیتائے (لکھا) کہنے سے ہی مخاطب کو لکھنے والے کا علم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو فعل معروف فاعل کے معلوم ہونے کی بنا پر کہا جاتا ہے۔<sup>(۱۵)</sup>  
ایک مثال حروف کے مباحث سے بھی درج ہو جائے تو اندازہ ہو گا کہ رازی نے کس طرح عام فہم مثالوں کے ذریعے اس کتاب کو قاری کے لیے آسان بنایا ہے۔ حروف جار کی تعریف اور مثال ملاحظہ ہو:

وہ حروف جو اسم کے ساتھ آتے ہیں اور اس کا تعلق دوسرے اسم یا فعل سے جوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً: چھترارار بونیہ پت (چترال سے بونی تک)۔ اس مثال میں "ار" (سے) اور "پت" (تک) حروف جار ہیں۔<sup>(۱۶)</sup>  
توضیحی اسلوب:

"قواعد کھوار" کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ کتاب توضیحی اسلوب میں لکھی گئی ہے۔ اس میں نہ ہی اصطلاحات کی تعریفات کو دقیق اور پیچیدہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی مثالیں مہم قسم کی درج کی گئی ہیں۔ چونکہ یہ کتاب کھوار قواعد کو اہل زبان اور غیر اہل زبان دونوں کو واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس لیے اس میں توضیحی اسلوب کا درآنا فطری امر تھا۔ اس میں اسم، فعل اور حروف کے مباحث شامل ہیں۔ اسم کی اقسام کی تعریفات مثالوں کے ذریعے واضح کئے گئے ہیں۔ اور جہاں ضرورت محسوس کی گئی ہے وہاں مزید وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس کتاب کا اسلوب توضیحی ہو گیا ہے۔ ضمیر شخصی کے بیان میں اس کی مثالیں درج کرنے کے بعد مزید وضاحت محسوس کی گئی۔ ملاحظہ ہو: کھوار ضمیر شخصی دو لحاظ سے اردو زبان سے مختلف ہے۔ اس کے چھہ صیغے الگ الگ آتے ہیں جب کہ اردو میں پانچ صیغے مکمل ہیں اور ایک صیغہ واحد غائب اور جمع غائب میں مشترک ہے۔ کھوار میں تذکیر و تانیث کا کوئی رواج نہیں۔ تمام ضماہر اور افعال دونوں میں مشترک ہیں۔<sup>(۱۷)</sup>

ضمیر اشارہ قریب کی مثال ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ اس کا اسلوب کس قدر توضیحی ہو گیا ہے:

کھوار میں اس کے دو صیغے آتے ہیں۔ واحد کے لیے "ہیہ" (یہ) اور جمع کے "ہیت" (یہ سب) جب کہ یہ صیغے مختلف بھی مستعمل ہیں۔ ہیہ کہ جگہ یہ اور ہیہ کی جگہ مت۔ مثلاً: یہ تہ، یہ ہور (یہ تیرا ہے اور یہ اس کا) بسا اوقات جمع کی صورت میں "مت" کے بجائے "می" (یہ سب) بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: می روئے کوری بینیان؟ (یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟) یہ وے غوشیہ می روئے کور مار نیزینیان (اس مصروفیت کے وقت یہ لوگ ڈسٹرپ کرتے ہیں)<sup>(۱۸)</sup>

قواعد کے وہ حصے جو اردو اور کھوار میں تقریباً یکساں ہیں، ان کی تعریف اور چند مثالوں ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں کھوار کی الگ شناخت ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے وہاں وضاحت سے کام لیا گیا ہے۔ جہاں وضاحت آجاتی ہے وہاں اسلوب بھی

فطری طور پر توضیحی ہوتا ہے۔ اسم کے بعد افعال اور حروف کے مباحث میں بھی یہی رنگ ملتا ہے۔ افعال کا بیان ویسے بھی توضیحی ہی ہوتا ہے لیکن ”قواعد کھوار“ چونکہ غیر اہل زبان کو سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے اس لیے یہاں افعال کو مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ فعل کی ہر قسم کے لیے گردانوں کے علاوہ کئی دوسری مثالیں درج کی گئی ہیں۔ ہر نکتے کی کھول کھول کر وضاحت کی گئی ہے۔ تاکہ کسی قسم کی تشنگی نہ رہے۔ فعل ماضی مطلق کی تعریف، علامت اور بنیادی مثالوں کے بعد ماضی مطلق معروف اور مجہول بنانے کے کئی طریقے درج کئے گئے ہیں۔ اور سب کی وضاحت نہایت سادہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ فعل ماضی کی دوسری قسموں، فعل مستقبل، فعل حال اور فعل مضارع تک جاری رہتا ہے۔ حروف کے مباحث میں بھی وضاحتی رنگ نمایاں ہے۔ اور گیارہ صفحات پر پھیلے نحو کے مباحث میں بھی یہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

### حواشی و حوالہ جات

- ۱۔ لائسنز، ڈاکٹر، بحوالہ: مختصر تاریخ و زبان و ادب کھوار، از نقیب اللہ رازی، ادارہ فروغ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء، ص ۱۵
- ۲۔ گریرسن، بحوالہ: مختصر تاریخ و زبان و ادب کھوار، ایضاً
- ۳۔ عنایت اللہ فیضی، ڈاکٹر، سند برائے صحت قاعدہ، مشمولہ: قواعد کھوار، نقیب اللہ رازی، لوک ورثہ، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۵
- ۴۔ نقیب اللہ رازی، قواعد کھوار، لوک ورثہ، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۸
- ۵۔ نقیب اللہ رازی، قواعد کھوار، ص ۳۸
- ۶۔ انشا اللہ خان انشا، ترجمہ: پنڈت برج موہن دتا تزیہ کیفی، انجمن ترقی اردو، پاکستان، ۲۰۱۵ء، ص ۱۶۸
- ۷۔ فتح محمد جالندھری، مصباح القواعد، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۸۱
- ۸۔ ابو الیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف)، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۲۳۱
- ۹۔ نقیب اللہ رازی، قواعد کھوار، لوک ورثہ، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۱۷۰
- ۱۰۔ ایضاً، ص ۲۰۱
- ۱۱۔ ایضاً، ص ۲۲۹
- ۱۲۔ ایضاً، ص ۱۱۲
- ۱۳۔ ایضاً، ص ۱۲۷
- ۱۴۔ ایضاً، ص ۲۳
- ۱۵۔ ایضاً، ص ۱۲۸
- ۱۶۔ ایضاً، ص ۱۸۰
- ۱۷۔ ایضاً، ص ۲۴

### References in Roman Script:

1. Laitnar, dr, bahwala: Mukhtasir tareekh o zaban o adab Khowar, az Naqeeb Ullah Razi, Idara Farogh-i-Qomi Zaban, Islamabad, 2021, p. 15
2. Grierson, bahwala: Mukhtasir tareekh o zaban o adab Khowar, Ibid
3. InayatUllah Faizi, Dr, Sanad baraye Sihate Qaida, Mashmola, Qawaid e Khowar, NaqeebUllah Razi, Lok Virsa, Islamabad, December 2010, p. 5
4. NaqeebUllah Razi, Qawaid e Khowar, Lok Virsa Islamabad, December 2010, p. 38
5. NaqeebUllah Razi, Qawaid e Khowar, p. 38
6. InshaUllah Khan Insha, Tarjuma: Pandat Birj Mohan Datatarya Kaifi, Anjuman Taraqiye Urdu, Pakistan, 2015, p. 168
7. Fatah Muhammad Jalandhri, Misbah ul Qawaid, Abdullah Academy, Lahore, 2017, p. 81
8. Dr. Abul Lais Siddique, Jameyul Qawaid (Hisaye Sarf), Urdu Science Board, Lahore, 2004, p. 231
9. Ibid, p. 170
10. Ibid, p. 201
11. Ibid, p. 229
12. Ibid, p. 112
13. Ibid, p. 127
14. Ibid, p. 43
15. Ibid, p. 128
16. Ibid, p. 180
17. Ibid, p. 44
18. Ibid, p. 464



**Mrs. Muniba Habib** is a Lecturer in the Department of Urdu at the University of Chitral, Pakistan. She holds an MPhil from Alhamd Islamic University, Islamabad. Her research interests include Urdu Linguistics and Urdu Prose.



**Dr. Jabir Hussain** is an Assistant Professor in the Department of Urdu at Islamabad Model College for Boys, F-10/4, Islamabad, Pakistan. He holds a PhD from the National University of Modern Languages, Islamabad. His research interests include Urdu Poetry and Urdu Linguistics. He has authored eighteen research articles and four books.